



# روزنامہ الفضل نمبر ۱۲ رجبی ۱۳۵۷ھ

الجزائر میں فرانسیسی مظالم

الجزائر میں مسلمانوں پر آج کل فرانسیسی مظالم و ستم کو دیکھنا۔ وہ اتنی شدت اختیار کر چکے ہیں کہ تمام اسلامی مذاہب اٹھیں۔ فرانس نے اہل جزائر کے جذبہ خودداری کو دبانے کے لئے اپنی پوری فوجی طاقت جو تک جھونک رکھی ہے، جہاں تک اندازہ ہو سکا ہے۔ اہل جزائر اپنی بڑی فوجی طاقت کا مقابلہ بڑے حوصلہ اور بہت سے کر رہے ہیں۔ اور تمام سیاسی اور دینی پارٹیاں ایک متحدہ محاذ پر جمع ہو کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ فرانس نے الجزائر پر ستمناز سے قبضہ جیسا بگڑا ہے۔ اور آہستہ آہستہ بحرہ درم کے ساحل سے لیکر صحرائے اعظم تک اس کا قبضہ بڑھتا چلا گیا ہے۔ الجزائر شمالی افریقہ میں ٹیونس کے بعد مراکش کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے۔ جس کو فرانس نے بزم خود مراد کا ہی ایک حصہ بنا رکھا ہے۔ اس حصہ میں ساحل کے قریب تمام درخیز علاقہ فرانسیسی نوآباد کاروں کے قبضہ میں آچکے ہوئے ہیں۔ اور وہی الجزائر کی پیدوار سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ شروع سے لیکر آج تک فرانس فوجی طاقت کے دورے الجزائر پر تالیف ہے۔ اہل جزائر نے کبھی اپنے ملک پر فرانس کا حق تسلیم نہیں کیا۔ مگر فرانس اس کو ہمیشہ تک کے لئے اپنے ملک کا حصہ رکھنے پر تیار ہے۔ کیونکہ اول تو شمالی علاقہ کا آب و ہوا ایسی ہے۔ جو زمین آباد کاروں کے موافق ہے۔ اور فرانس فوجی مہر کسی قیمت پر اس سونے کی چڑیا کو مالک سے جانے دینے پر راضی نہیں۔ چنانچہ وہ ٹیونس اور مراکش کے معاملات کے برخلاف الجزائر کے سسٹم کو فرانس کا اندرونی معاملہ بنا لیا ہے۔ اور پوری اہل اول داخل انداز کی صورت میں پوری اہل اول کو نکل جانے کی دھمکی دیکھی ہے۔

الجزائر کا جنوبی حصہ یورپ کی آباد کاروں کے بالکل موافق نہیں ہے۔ اس لئے الجزائر کے اس حصہ کو آباد رکھنے کے لئے اہل جزائر کی طبیعت کو قائم رکھنا فرانس کے لئے ضروری ہے۔ اور ان کی ایک حد تک اندرونی آزادی قیام کرنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ فرانس کے بادشاہ نے یورپین سوسائٹی کو الجزائر کا دورہ کیا۔ فرانس نے یہی اعلان کیا تھا۔ کہ الجزائر کو فرانسیسی سوسائٹی میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ

عربوں کو تسخیر دیکھی تھی۔ کہ وہ اپنے مخصوص علاقہ پر فرانس کی طرف سے لینے کی قسم کے تجاوز کے تاہم نہیں گئے۔ مگر فرانس تجاوز کی یا کسی پر کاربند رہا ہے۔

الجزائر کے عرب باشندوں نے ایک متحدہ فوج جس کی تعداد لفظ ہر ہند سے بیس ہزار تک خیال کی جاتی ہے۔ بنا لی ہوئی ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے۔ کہ الجزائر کا ہر عرب باشندہ جو لڑنے کے قابل ہے۔ اس فوج میں شامل ہے۔ فوج کا تنظیم بالکل جدید طریقوں کے مطابق ہے۔ اور ٹیونس اور مراکش کے کئی عرب بھی اس میں شامل ہیں۔

الجزائر فرانس فرانسیسی آباد کاروں کی بہتات کی بنا پر الجزائر کو فرانس کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر عرب باشندوں کے مقابلہ کے مطابق الجزائر کو آزاد کر دیا جائے۔ تو فرانسیسی شہریوں کو نقصان پہنچے گا۔ اور ان کی ملکیتوں سے انہیں محروم کر دیا جائیگا۔ عرب باشندوں نے فرانس کے اس خدشہ کو دفع کرنے کے لئے کئی ایک تجویزیں پیش کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ فرانسیسی آباد کار اپنے ملک الجزائر کے شہری بنالیں۔ تو ان کے اور عرب باشندوں کے مساوی حقوق ہوں گے۔ ورنہ اگر وہ فرانس کے ہی شہری رہنا چاہتے ہیں۔ تو پھر ان کے ساتھ مساوی مرداروں سوک کیا جائیگا۔ لیکن فرانس ان تجویزوں سے فی الحال کسی تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور جیسا کہ اوپر لکھا ہے وہ بہر حال الجزائر کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فرانس شروع ہی سے بڑے شہسیر یہاں قابض چلا آیا ہے۔ لیکن دنیا کے موجودہ نئے حالات میں اس کا یہ قبضہ ہمیشہ تک کے لئے جاری نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ الجزائر کے شمالی اور جنوبی علاقوں کی آب و ہوا میں جو فرق ہے۔ اس کی وجہ سے فرانس عربوں کو یہاں سے بالکل قائم نہیں کر سکتا۔ اور نہ عرب چڑھتے ہوئے ہدی سے اپنی آزادی کے لئے شمشک کر رہے ہیں۔ اور وطن کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ اس وقت تک چین سے دم نہیں لگے۔ جب تک کہ کچھ چیم فرانسیسی سامراج سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیا گیا۔

فرانس کو اس کا شاید سب سے ساراج طاقتوں سے زیادہ تجربہ ہے۔ کہ آزادی کی روح کو

کوئی طاقت دبا نہیں سکتی۔ ہندو چین۔ ٹیونس اور مراکش کے معاملات سے وہ سبق سیکھ سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جس طرح ان ممالک میں فرانس کو اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی ہے۔ اسی طرح الجزائر میں بھی اسے شکست کا سہہ دیکھنا پڑیگا۔

اس یقین کے باوجود اس وقت جو حال نوری ڈوب کے قابل ہے۔ وہ فرانس کے لئے پناہ مقام میں جو وہ الجزائر کے آزادی لوگوں پر دھا رہا ہے۔ فرانس کا یہ ڈھکوسلا کہ الجزائر فرانس کا ہی ایک حصہ ہے۔ اقوام عالم کو فرانس کے لئے پناہ مقام کے خلاف آواز اٹھانے سے نہیں روک سکتے۔ اور نہ یورپ۔ اور کو دخل اندازی سے باز رکھ سکتے ہیں۔ اگرچہ اسوس کے امریکہ اور برطانیہ جو یورپین۔ اوکے کو تادھرتا ہیں۔ فرانس کی بے جا حمایت کر رہے ہیں۔ اس کا علاج سوال اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ تمام آزادی پسند انسان فرانس کو اس صورتِ خلاف انسانیت فعل سے باز رکھنے کے لئے ہر روز احتجاج کریں۔ اور دنیا کے عوام کی مدد دہی کے جذبہ کو میدان کرنے کے لئے تمام اسلامی اور مشرقی ممالک متحد ہو کر کام کریں۔ اور اتنا پر زور اور تنظیم پر اپنکندہ کیا جائے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کے عوام بھی اپنی حکومتوں کی منظوری کی حمایت کے لئے مجبور کر دیں۔

## جھگڑے

مغربی پاکستان میں جو سرد جنگ کا اقتدار کے لئے برپا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ چاہے تھکا کر موجودہ حالات میں تمام خیال کے زعماء باہم سمجھوتہ کر کے پاکستان کی بہبود کے لئے کوشش کر سکتے۔ مگر ایسا نہیں ہو رہا۔ مسلم لیگ جس کو از سر نو زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان کے سینے کے بعد آہستہ آہستہ کمزور ہوئی چلی گئی ہے۔ جس کی خاطر جو خود عرض زعماء کی ہولناقت ہے۔ افسوس ہے کہ جو لوگ آگے آگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہی ہیں۔ جو صرف اپنے ذاتی برسوخ و اثر کو بڑھانے کے خواہشمند ہیں۔ قومی خدمت کا صحیح جذبہ جو مثلاً قائد اعظم کے دل میں تھا۔ بہت کم نظر آتا ہے۔ کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہمیں رہ سکتا۔ جب تک اس کے ارباب مل و عقد میں ایسے لوگ موجود نہ ہوں۔ جو تمام ذاتی مفاد سے بالا ہو کر قومی خدمت کرنا چاہتے ہوں۔ مسلم لیگ کوئی نئے لیجے۔ شروع شروع میں یہ ایک بے جا تنظیم سے زیادہ نہیں تھی۔ لیکن جب اس کی باگ ڈور قائد اعظم مرحوم کے

## درخواست دعا

عاجز کو مولیٰ عبدالسلام صاحب عمر کا جنازہ لے جاتے ہوئے رتبہ میں ٹرک سے اترتے ہوئے حادثہ پیش آیا۔ جس سے ایک ماہ صاحب فرانس رہا۔ پھر لم رومی کو مال روڈ پر ایک حادثہ پیش آیا۔ جس سے گھٹنے میں جوٹ آئی۔ اب چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ انجان میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالوہاب عمر (ابن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ)

ھر صاحب استطاعت احمدی کا فریضہ

کہہ روزنامہ الفضل خود خرید کرے

پڑھے اور اپنے عزیزان جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے

# ایک غیر احمدی بزرگ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدق

از محرم عبد الجبیر صاحب دہلی نژاد، سرگٹ محلہ لاٹ، ناول ٹاؤن لاہور

# قدیہ کی رقم اب بھی ادا کی جا سکتی ہے

— از حضرت مولانا شبیر احمد صاحب ایم۔ اے سڈلہ الحالی —

اب رمضان کا مبارک مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ اکثر دوست جو روزہ کی طاعت نہیں رکھتے اپنی اپنی جگہ پر یا مہر کمزیر یا اپنا قدیہ ادا کر چکے ہوں گے۔ مگر ممکن ہے کہ بعض دوستوں کی طرف سے اب تک ان کے قدیہ کی رقم ادا نہ ہوئی ہو۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کی جاتا ہے۔ کہ گو عام حالات میں رمضان کے اندر ہی قدیہ ادا ہونا چاہیے۔ مگر اگر کسی مجبوری یا بھول چوک کی وجہ سے کسی دوست کا قدیہ ادا ہونے سے رہ گیا ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوے کے مطابق ایسے دوست رمضان گزارنے کے بعد بھی قدیہ رمضان ادا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ قدیہ صرف لوگوں کے لئے ہے جو دائم المریض ہونے کی وجہ سے یا پیرائے سال کی وجہ سے یا مستقل ضعف و کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے۔ ورنہ عارضی عذر دینے سے یہ بھی ادا ہو سکتی ہے۔ قطعاً ترک کرنے پر دوسرے ایام میں کفایت پوری کرنے کا حکم ہے۔

خاکسار مولانا شبیر احمد صاحب

## خواہشات دعا

از محرم مولانا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ  
مخدوم تہذیب احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی عرصہ چھ سال سے بیمار تھوڑی بیماریاں ہیں۔ تقاضا ہے کہ حدیث لکھی جائے۔ آج کل عرصہ دو ماہ سے بڑھتی معر ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کا دلچسپی سے توجہ فرمادیں۔ نیز یہ کہ ان کی نیک خواہشات جلد پوری ہوں۔

## شکر یہ اجباب

میرے شوہر محرم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کی وفات پر محبت سے بزرگوں اور عزیزوں سے عہدہ دار اور تحریک کے خطوط لکھے ہیں۔ میں فرداً فرداً سب کو جواب دیتے سے قاصر ہوں۔ بس سب بزرگوں اور عزیزوں کا توجہ سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

امیر خواجہ غلام نبی صاحب  
از گھاریاں قلعہ گجرات

اب ہم آپ کی قسم سے سکندرشہ نے  
مانا یا یا مانا اب آپ کا کام ہے  
واقم رشید الدین پیر صاحب العلم  
یہ جواب لہنیا تھا کہ سیدنا اسماعیل آدم  
نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے  
کئی اور آپ کے حلقہ اطاعت میں  
لکھے۔ امیر کے بعد اسماعیل آدم  
سیدنا اور حقیقی منور میں اعلان ہو گیا  
بھی میں سلسلہ احمدیہ کا آدمی ہوں

# کر سکے تو کر

از محرم ملک تہذیب احمد صاحب دہلی نژاد پروفیسر جامعہ البشیرین بڑھ

دامن کوتا رہا اگر کر کے تو کر  
یوں دل کو بے قرار اگر کر کے تو کر  
یہ عہد استوار اگر کر کے تو کر  
یہ ساز آتشکار اگر کر کے تو کر  
پیدا نہی بہار اگر کر کے تو کر  
اور اس پہ جان نثار اگر کر کے تو کر  
حالات سازگار اگر کر کے تو کر  
یہ جبر اختیار اگر کر کے تو کر  
تا دل سے ہمکنار اگر کر کے تو کر  
سینے کو یوں دکھار اگر کر کے تو کر  
پیدا یہ تو شمار اگر کر کے تو کر

آنکھوں کو آشکارا اگر کر کے تو کر  
تیری عایں عرش الہی کو تھا ملیں  
تجھ کو عزیز دین ہو دنیا سے ہر گھڑی  
اے دوست اضطراب بسل ہے زندگی  
گزار بہت بڑھیں اپنے ہو سنے  
ہو شمع علم سے تجھے پروانہ وار عشق  
اس دور حشر خیز میں جن عمل کے لئے  
دین خدا کی راہ میں تو موت کو قبول  
ظنرت کوئے کے سوز درد دل نبی جلا  
تیری فوائے سوز سے عالم ہو بقیار  
ہر بکس و غریب کا تو دستگیرین

احسان و لطف و جہد و عنایت سے اے ریاض  
دشمن کو شمار اگر کر کے تو کر

میں نے مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم  
مرتبہ حضرت عرفانی مونس احمد میں  
حضرت سیدنا اسماعیل آدم صاحب آفتاب  
کے خط کا مطالعہ کیا جس سے روح تازہ ہو گئی  
میں احمدیت کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی تھی  
سے پہلے بلایہ زین الدین ابراہیم جو ایک کپڑے  
کی لہری میں بیٹھ کر تھے۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل  
ہوئے۔ اس وقت سیدنا اسماعیل آدم صاحب  
نے جو موز مبین مانڈا کے ممبر تھے۔  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشفق  
تحقیق حق کی طرف توجہ کی۔ اور اپنے پیر  
صاحب العلم (محمد علی و لالہ پیر) سے  
ایک حلقے میں چائے اور فارسی زبان میں  
ایک خط لکھا جس کا خلاصہ مندرج ذیل ہے  
"ہم تو ایک دنیا دار ہیں اور دنیا انہوں  
سے اللہ ہے۔ اور آپ لاکھوں انسانوں کے  
پیشوا ہیں۔ صاحب بعیرت ہیں۔ لہذا آپ  
حلقہ جواب دیں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب  
قادیانی مدعی مہدیت و مسیحیت اپنے دعویٰ  
میں صادق ہیں یا کاذب۔ اگر آپ نے کوئی جواب  
بنا دیا۔ اور مرزا صاحب کے ہوتے اور ہم  
مخروم ہو گئے۔ تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک ذمہ دار  
ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے نادلی سے  
ان کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال سب کچھ آپ  
کے سر پہ ہے۔ اس کا جواب جو پیر سائیں  
محمد علی نے دیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔  
شہادت اول۔ ہمارے سلسلہ کا دستور  
ہے کہ ماہین نماز منرب و عشا و صوم اپنے مرتبہ دل  
کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کیا کرتے ہیں۔  
ایک روز حلقہ میں حالت کشف آنحضرت مسلم  
کو ہم نے دیکھا۔ تو ہم نے آپ صلعم سے سوال  
کیا کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد  
کون ہے؟ حضور صلعم نے جواب دیا "ازناسات"  
یعنی مرزا غلام احمد ساری طرف سے ہے۔  
شہادت دوم۔ ہمارے مانڈا  
کا وطن ہے۔ کہ بعد عشا و ہم کسی سے سلام  
لہنی کرتے اور سوجاتے ہیں۔ یہی سنت  
رسول اللہ صلعم ہے۔ ایک دن خواب میں  
ہم نے آنحضرت صلعم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال  
کیا کہ حضور موبولوں نے اس شخص  
(حضرت مسیح موعود) پر کفر کے فتوے لگا  
دیئے ہیں۔ اور اس کو جھٹلاتے ہیں۔ تو آپ نے  
جواب ارشاد فرمایا "در عشق ما دیوانہ شدہ است"  
یعنی مرزا غلام احمد ہمارے عشق اور محبت میں

# حضرت مولوی غلام نبی صاحب مدظلہ العالی

از مکرہ صحیحی فضلی صاحب اردو

(۳)

”ہیں ایک دعا اور بھی ہے۔“ انہوں نے  
مکراتے ہوئے فرمایا: رسول کریم صلی  
عہ وسلم سے ہمارے ہاں تشریف لے جانے تو یہ دعا  
بھی پڑھا کرتے تھے: بسم اللہ تو کلت علی اللہ  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔  
”مومن جان مجھے تو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا  
”اچھا ہم یاد کر دیتے ہیں۔“

”مومن جان دہراتے تھے اور میں یاد کرتا گیا۔  
”مجھے پچھلے تک میں نے دعا یاد کر لی۔ مسجد میں  
قدم رکھنے کے تو فرمایا  
”مومن بے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے کیا  
دعا پڑھی جاتی ہے۔“

”جی نہیں۔“ اچھا کہ تمہیں یاد کرواؤں گا۔ ”انہوں  
نے دعا پڑھی۔ اور ہم مسجد میں داخل ہوئے  
داہی پر مسجد سے نکلے کی دعا لکھانے کا وعدہ  
کیا۔ اب تو معمول بن گیا۔ کہ وہ ہر کام شروع  
کرتے وقت مجھے دعا سکھاتے۔ مجھے یاد ہے  
ایک روز انہوں نے فرمایا کہ ”ہم اگر ذکر الہی کریں  
تو یہ شمار فائدہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے  
ایک یہی سستی کہ حدائقنا نے ہمارے ہر ایک  
نقشہ کے بدنے حجت میں ہمارے لئے ایک  
دوست لگا دیتے ہیں۔“

آپ ہی اندازہ لگائیے۔ جب اتنے کشت  
انداز میں بچے کو دین کی باتیں سکھائی جاتی ہیں تو  
وہ کیوں نہ سیکھے گا۔ یہ طریق صرف مجھ سے  
ہی مختص نہیں تھا۔ مومن جان ہمیں کسے ہر ایک  
کو اسی طریق پر دعا میں سکھایا کرتے تھے۔

تو کل علی اللہ تو اپنے عظیم منزل  
استاد حضرت خلیفۃ المسیح ادا سے پایا تھا  
چنانچہ بچوں کو بھی سکھایا کہ جب نعت پڑھیں  
اور مسودہ سزا لکھیں۔ تو تیسری کسی سے  
کچھ مانگنے کے لئے دعا پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ خود

انتظام فرمادے گا۔ اور پھر مصر میں گئے  
جب تقسیم ملک کے بعد ہجرت کرتی پڑی  
تو مولوی صاحب بھی لاہور پہنچے۔ انہیں دہلی  
انہیں برادری کا شوق تھا۔ غالباً ایک نزار  
روپیہ تھا۔ مولوی صاحب گھر پہنچے پانچ صد  
روپیہ اپنی اہلیہ کو دیا کہ تمہارا حصہ ہے اور  
اپنے حصہ کے متعلق فرماتے گئے کہ میں نے

اسے بھلا لیا کہ ہے۔ اسے حضور کی خدمت  
میں پیش فرماتا ہوں۔ حضور کی مناسب جگہ تہن  
فرمادیں گے۔ وہ وہ پانچ صد روپیہ انہوں  
نے حضور کی خدمت میں پیش کر دیے

ان کی نصیحت کا ایک عجیب انداز یاد آیا

نمازوں کی تلقین مقصود ہوتی تو فرمایا کرتے تھے  
کہ وہ جب سترہ اٹھارہ سال کا تھا۔ تو ایک  
سال کا فرمایا: ہم نے حیرت سے سوچا ہمارے  
جان آپ کا زبیر ہے۔؟ کیونکہ ایک سال  
تک میں نے نازی نہیں پڑھی تھیں۔ یہ بات  
سننے ہی ہم کا زبیر اٹھے کہ اگر نمازوں کے چھوڑنے  
سے ان کا زبیر جاتا ہے تو میں کا زبیر نہیں ہوتا

چاہیے۔ — نمازوں کا خود التزام کرتے۔ اور  
دوسروں کو تلقین فرماتے۔ جب بھی ملتے نمازوں  
کے متعلق پوچھتے۔ دوسرے بھائی بہنوں کی نمازوں  
کی ادائیگی کے متعلق بھی پوچھتے۔ آخری پیام کی  
دہلی میں ایک روز سادہ دن تقرباً بیسے ہوش  
کی حالت میں گذرا۔ میں مزاج کے بعد معمول کے  
مطابق انہیں دیکھنے گیا۔ میرے سامنے کاجوہ  
دینے کے بعد سب سے پہلا سوال جو انہوں  
نے کیا وہ یہی تھا۔ ”نماز پڑھ آئے ہو۔“

بند حوصد تھے۔ انتہائی ناسا حد حالات  
میں بھی میں نے انہیں بہت حوصد نہیں دیکھا  
صبر و شکر سے برکتی جیسے۔ سرکشی دہلی پانی  
میں گھل کر کھاتے بھی انہیں دیکھا گیا۔ اور زبان  
پر الحمد للہ کے الفاظ برتتے۔

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا ذمہ شوق تھا  
کثرت سے تلاوت کرنے کی وجہ سے کئی سہارے  
حفظ ہو چکے تھے۔ آخری پیام سے پہلے تک  
باوجود موتیا بند اتارنے کے بلا تاخیر قرآن کریم  
ک تلاوت فرماتے رہے۔ عینک آنکھ پر لگا کر  
پڑھ سکتے تھے۔ ہاتھ میں پڑھ کر قرآن کریم سے  
کچھ یاد پر کھوکھ پڑھتے۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ  
باوجود موتیا بند اتارنے کے حدائقنا نے مجھے  
قرآن کریم کی تلاوت سے محروم نہیں کیا۔ اور  
جب اس طرح تکلیف محسوس ہوتی تھی تو وہ حفظ شدہ  
حصہ کام آتا۔

علاوہ مدرسہ احمدی میں پڑھنے والے دن گزارنا  
کے بے شمار لوگوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھا  
قرآن کریم پڑھانے سے پہلے صرف خود کے تہذیبی  
خراہ ضرور سکھاتے اور طریق ایں کا کیا تھا  
کہ دونوں میں لوگ قرآن کریم پڑھ جاتے۔ اور  
ایک باہر جس نے آپ کو سنا لیا۔ اس کے بعد اس  
نے کبھی غلط نہیں پڑھا۔

نہ صرف مولوی صاحب نے ہی یہ عبادت حاصل  
کی بلکہ ان کی اہلیہ یعنی ہماری خالہ نے بھی بیسیوں  
کو قرآن کریم پڑھایا اور ان کو پڑھانے والے  
حضرت مولوی صاحب تھے۔ اس حد تک سے  
پڑھانے والے نے پڑھایا اور پڑھنے والے نے

ایک دفعہ کسی مجلس میں بحث چل چکی کہ لفظ  
اندلس کا صحیح تلفظ کیا ہے۔ اس مجلس میں بڑے  
بڑے عالم بیٹھے تھے۔ ان میں حضرت مولوی صاحب  
بھی تھے۔ تمام رنگ آئند کن کہہ رہے تھے حضرت  
مولوی صاحب نے فرمایا۔ لفظ آندلس ہے۔  
بحث دیکھیں کے بعد جب مسجد منگوا لی گئی۔ تو  
مولوی صاحب کی بات درست نکلی۔

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے  
تھے۔ مولوی صاحب مشورہ میں حد فرمادیتے  
لمبی چوڑی گفتگو تو کرتے ہیں نے کبھی دیکھا  
نہیں۔ چند ایک لفظوں کا ایک آدھ فقرہ سے  
تسلی کر دیتے۔

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

پڑھا کر وہ آئے بیسیوں کو پڑھانے کے قابل  
ہو گئی۔ ہمارے خاندان کے تمام بچوں نے انہی  
دو بزرگوں سے دولت قرآن حاصل کی۔ شروع  
سے ہمارے ہاں یہ طریق کار بنا کر خوارہ ہر کسی  
بھی ملکہ ہوں۔ جب بچے کے ہوش سنبھالی اسے  
سکول داخل کرنے سے پہلے تو بیان حضرت مولوی  
صاحب کے پاس بھجوا دیتے کہ پچھلے قرآن کریم  
پڑھ لو۔ آج ان کے شاگرد لوگوں کو قرآن کریم  
کی دولت بانٹ رہے ہیں۔ اور جس تک لوگوں  
اس حالت کو دیکھ کر دیکھ کر بعد میں اپنے والدین  
کو سوچنے جائیں گے۔ حدائقنا نے حضرت مولوی صاحب  
کو ثواب دیتا ہائے گا۔ کیونکہ علم بھی حدیث  
جاریہ ہے۔ اور علم قرآن تو بدرجہ اولیٰ حدیث  
جاریہ ہے۔

حکیم عید اللہ صاحب دعا نے بیان  
کیا کہ ایک روز حضرت مولوی صاحب نے ہاں تشریف  
لائے اور فرمایا گئے۔ ”قرآن کریم سناؤ۔“ میں نے  
قرآن کریم سنا کر شروع کیا۔ مگر پڑھتے ہوئے  
بہت سی غلطیاں کیں۔ حضرت مولوی صاحب  
دست فرماتے گئے۔ جب حکم کیا تو فرماتے  
گئے ”وہ میں کلا سے آپ کو باقاعدہ پڑھا کر دینگا۔“  
اور اس کے بعد سترہ ماہ تک میرے گھوڑو  
تشریف لاکر پڑھاتے رہے۔

ایک دفعہ چھوٹیوں میں میں روہ میں رہا۔  
خیال تھا کہ حضرت مولوی صاحب سے کچھ  
پڑھوں گا۔ جب ان سے بات کی۔ تو میں ان کا  
پر دہرا میں کر رہا وہ کیا کہی اتنا سحران  
اس قدر محنت کر سکتا ہے۔ آپ مجھ کی نماز کے  
بعد دوڑ کیوں کو قرآن کریم اور عربی پڑھانے  
تھے۔ تو بے فائدہ ہو کر ایک اور صاحب کو پڑھانے  
ان کے گھر پہنچے جاتے۔ بارہ بجے کے قریب میں  
آ کر کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھتے اور  
اس کے بعد مسجد میں ہی قرآن کریم پڑھتے۔ عصر  
کے بعد چھ ماہ دست استفادہ کرتے۔ صبح سے  
شام تک ان کے پاس کوئی وقت فارغ نہ تھا  
قرآن کریم اور عربی پڑھانے کے لئے دور  
دو تک پہنچ جاتے مہلو پور میں بہت دن پڑھاتے  
پڑھے۔ ملک عمر علی صاحب نے باقاعدہ انہیں اپنے  
ساتھ لکھا اور عربی سکھی۔

ایک دفعہ کسی مجلس میں بحث چل چکی کہ لفظ  
اندلس کا صحیح تلفظ کیا ہے۔ اس مجلس میں بڑے  
بڑے عالم بیٹھے تھے۔ ان میں حضرت مولوی صاحب  
بھی تھے۔ تمام رنگ آئند کن کہہ رہے تھے حضرت  
مولوی صاحب نے فرمایا۔ لفظ آندلس ہے۔  
بحث دیکھیں کے بعد جب مسجد منگوا لی گئی۔ تو  
مولوی صاحب کی بات درست نکلی۔

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے  
تھے۔ مولوی صاحب مشورہ میں حد فرمادیتے  
لمبی چوڑی گفتگو تو کرتے ہیں نے کبھی دیکھا  
نہیں۔ چند ایک لفظوں کا ایک آدھ فقرہ سے  
تسلی کر دیتے۔

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

ہجرت کے بعد ہمارے بھائی کا وہ چٹکا نکلیا  
تھیں کہ اور خان میں جا کر گھر سے گھر چڑھ دیں  
لاہور کے لئے تیار ہو گئے کہ حضور وہاں میں وہاں  
جا رہا تھا۔ چنانچہ مجھے چھ ماہ بعد ان کا نشانہ  
خدا آیا۔ لکھا تھا میں باڈا میں جا رہا تھا کہ ایک دفعہ  
صاحب کا رہ کر آئے اور مجھے نشانہ لے آئے  
ایک عجیب بات تھی ان میں یہ نشانہ لے کر مسیبت  
عالم کی ضرور جزا رکھتے تھے۔ آخری دہلی میں جبکہ  
استاد خود پڑھ سکتے تھے۔ ہم میں سے ہر کوئی  
تھا۔ ضرور مسیبت کے متعلق پوچھتے۔ خصوصاً عیون  
کے حالات تفصیل سے سنتے۔ انہوں نے جب بھی  
ذوق تفریح سے عرب ملک اور ہر خطہ صومالیہ  
دفعیوں کے حالات پوچھتے تھے یوں محسوس ہوتا  
جیسے وہ وطن سے دور بیٹھے دنوں کے حالات  
پوچھ رہے ہیں۔ عربوں کی سرسبزئی کے لئے دعا  
کرتے ہیں نے اکثر سنا

انہی احسانات کو خوب سمجھتے تھے۔ میری  
والدہ آخری بیماری کے ایک دو دن مجھ سے ان کی  
تکلیف نہ دکھی تھی۔ اور ڈر بانی آنکھوں کو چھلکے  
سے دوڑنے کے لئے میں ان کے کمرے سے نکل کر  
خانہ خانہ کے گھر چلا گیا ہمارے گھر کے باہر سے  
ان کا گھر تھا خانہ خانہ میں میرے بچے ہی آپہنچے  
میرے پاس بیٹھ گئے اور بڑے دیکھے بچے میں  
کہنا شروع کیا کہ میرا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ بعض ان لوگوں کو اس دنیا میں تکلیف  
پہنچتی ہے۔ اور بعض کو اگلے جہان میں پہنچتی  
جسے یہاں تکلیف پہنچتی ہے۔ اُسے وہاں راحت ملے گی  
یہ سنتے ہی میرے گھر میں سے میرے سوا اور  
یہی بات درست ہے تو پھر گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں  
آخر تکلیف بھی حدائقنا کے طرف سے ہے۔ وہی دور  
فرماندہ گا اور پھر جب ہماری والدہ نے وفات پائی  
تو سب سے زیادہ مڑا تڑا میں مومن جان نے ہی  
تقریبت کی کہ تم اپنی والدہ کے آرام کو چاہتے تھے اور  
وہ اگر حدائقنا کے حضور مل سکتا ہے تو پھر کا ہے کاغذ  
ایسے شمارہ وفات میں نے دیکھے ہیں کہ مومن جان کے  
چند فقرہوں نے دوڑتے دوڑتے لوگوں کو تسلی دے کر ملکین  
کر دیں۔ کوئی تکلیف پہنچتی تھی حدائقنا کے کھدو  
تسلی کرنے اور فرماتے تھے اب تمہارے ہی دن رہ گئے  
ہیں۔ انشاء اللہ آگے چل کر آدم کو کس گئے ”ہم اکثر  
کہا کرتے کہ آپ آگے چلنے کے اتنے خواہشمند  
کہیں ہیں؟“ ایک میرے ایسے ہی سوالیہ ہاتھوں  
نے عربی کا ایک شعر پڑھا۔ جس کا مطلب تھا کہ  
جب انسان اسی سال کا ہو جائے تو وہ دنیا سے  
اٹتا جاتا ہے۔ اور آگے چلے کی تیسری شروع کرتا ہے  
پچھلے سال کے آخر میں جب میں ایک بھٹے وقف  
کے بعد انہیں ملا تو پوچھا کہ کیا آپ چل چکے ہیں؟  
فرمانے لگے ”ہاں چل چکے ہیں تو لیتا ہوں مگر یہ جینا  
کس کام کا کیونکہ سب تک تو جا نہیں سکتا۔ پیسے  
کبھی کبھار جمع پڑھنے چلا جاتا کرتا تھا۔ مگر اب  
وہ بھی طاقت نہیں رہی۔“

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

جس وقت چھ ماہ قبل مجھ سے حد نہ ہو کرتے

(باقی صفحہ پر)

# رمضان المبارک

یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبکم لعلکم تتقون  
اور انہوں نے تم پر بھی تحریر کیا تمام مذہبی کتابوں میں پابا جانے۔ منہ دوں میں مختلف اوقات میں ہوتے رکھے جاتے ہیں، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق بھی آیتیں ملتی ہیں کہ انہوں نے روزے رکھے، جہاں مادہ نے بھی خدا تعالیٰ کے نور کو حاصل کرنے کے لئے روزے رکھے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اسے منوما تم پر روزے اسی طرح فرض قرار دیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض قرار دیئے گئے تھے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اسلام نے اس عبادت پر زور دیا کہ اور اس کے لئے ضروری تفصیلات۔ پابندیوں اور قواعد مقرر کر کے اس کو زیادہ مکمل اور مفصل رنگ میں بیان فرمادیا ہے۔ اور اس کی غرض دعائیت اور مقصد پر بھی روشنی ڈالی ہے، بلکہ بالآیت روزوں کے حکم کے ساتھ اس کی حکمت بھی بتائی ہے۔ فرمایا: لعلکم تتقون۔ یعنی روزوں کے نتیجے میں تم کو جسمانی تکالیف اور بیماریوں سے نجات ملے گی اور روحانی لحاظ سے تم اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاؤ گے۔ ان نہایت ہی مختصر الفاظ میں اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ اگر تمہارے بندوں کا یہ یقین نہیں چلتا تو سمجھ لو کہ تم سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہے، کیونکہ خدا کی قسم میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ جس نے تقویٰ کو روزوں کا نتیجہ بتایا ہے۔

روزے رمضان کے چھ مہینے میں مقرر کئے گئے ہیں، جو خود ایک مقدس مہینہ ہے۔ آتنا مقدس کہ اس میں قرآن مجید جیسا عظیم المہامی کلام نبی نے انسان کے لئے آخری ہدایت نامے کے طور پر نازل ہوا۔ رمضان کا مبارک مہینہ روزوں کے لئے سونے پر سہاگ کا نام دیتا ہے۔ اور جس مقصد کے لئے روزوں کا حکم دیا گیا ہے، اس کے حاصل کرنے میں انسان کی مدد کرتا ہے، عمدہ بیج اگر اعلیٰ درجہ کے ماحول میں بویا جائے۔ تو وہ خوب پھل لاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ رمضان المبارک کو قرآن مجید کے ساتھ خاص نسبت ہے، اسی لئے اس ماہ میں قرآن مجید بخیرت پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ اور اس کے معانی اور مطالب پر خوب غور کیا جاتا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔

روزہ رکھنے کا حکم تقریباً تمام مذہبی کتابوں میں پابا جانے۔ منہ دوں میں مختلف اوقات میں ہوتے رکھے جاتے ہیں، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق بھی آیتیں ملتی ہیں کہ انہوں نے روزے رکھے، جہاں مادہ نے بھی خدا تعالیٰ کے نور کو حاصل کرنے کے لئے روزے رکھے۔

صدقات دیتے۔ اور لوگوں کو بھی صدقہ خیرات کی نصیحت فرماتے۔

اس کے علاوہ روزہ میں ایسے خیالات اور جسمانی اعضاء یا مخصوص زبان پر باندی وارد کرنے کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے، کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولتا ہے، اور جھوٹی گامدہ دیا کرتا ہے، خدا تعالیٰ نے اس کو اس کے روزہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے، کہ اگر کوئی روزہ دار کو گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے۔ تو اسے صرف اتنا ہی جواب دینا چاہیے۔ کہ مجھے ہی تو نفعہ دار ہوں۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان فرماؤں سے ظاہر ہے کہ روزہ رکھ کر بھی اگر ایک تاجر ملازم یا مزدور جھوٹ اندھا دانت سے باز نہیں آتا۔ یا ایک عام مسلمان دھوکہ اور فریب کے طریقوں کو ترک نہیں کرتا۔ اور گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا جاری رکھتا ہے۔ تو اس کا روزہ نفعہ نہیں رہتا۔ جس طرح کھان بھکر پانی پینے یا کوئی چیز کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح سے باقی شرائط کو پورا نہ کرنے سے بھی روزہ پر اثر پڑتا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری دس دن خاص طور پر بہت ہی بابرکت ہوتے ہیں۔ اس عشرہ کی طاق دلوں میں ایک ایسی رات آتی ہے، جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اسی رات میں ایک ساعت قبولیت دعا کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ انہی آخری دس دنوں میں مساجد میں اشکاف بیٹھنا روحانی ترقی میں مدد دیتا ہے۔ جو شخص مسجد میں اعتکاف بیٹھ۔ اس کے لئے سوائے ضروری حاجت کے باہر جانا جائز نہیں ہوتا۔ اس دوران میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ دن اور رات نوافل ادا کئے جاتے ہیں۔ دود اور استغفار پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کی جاتی ہیں۔ یہی دعائیں اور نوافل ہیں۔ جو ان کو خدا تعالیٰ کے آستان مقرب کر دیتے ہیں۔ کہ گویا وہ اس کے نالغ بن جاتا ہے۔ جن سے یہ پکڑتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے کان بن جاتا ہے۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اور بندہ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی مرضی کو مقدم رکھتا ہے۔ جو تو اپنے دلوں کو بیدار رکھتی ہے۔ اور انہیں دعاؤں اور نوافل میں گزارتی ہے۔ اس کی قسمت بھی بیدار رہتی ہے، اور جن کی راتیں سونے میں گذر جاتی ہیں۔ ان کی قسمت بھی سوتی رہتی ہے، اس لئے میں مسلمان بھائیوں۔ بہنوں اور بچوں سے درخواست کرتا ہوں، کہ وہ دلوں کو نوافل ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس سے ان کی کمزوریاں طاقت سے بدل جائیں گی۔ اور انفرادی اور

تو ہی لحاظ سے ان کو سرفرازی حاصل ہوگی۔ جو مسلمان نہیں ہیں۔ وہ بھی اگر پاک ایمان میں نہایتی کے حضور دعا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو بھی حل کرے گا۔ اور ان کو ہدایت کی طرف راستہ دکھائے گا۔ کیونکہ سہارا خدا اپنے سب مخلوق سے پیار کرتے دلا اور ان کی کارکن سننے والا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کے روزہ داروں کو قیامت کے دن ایک خاص دروازہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جس کا نام ریاب ہے۔ ریاب کے حصے سبیری اور تروتا زنگی کے ہیں۔ اور مراد یہ ہے کہ چونکہ روزہ دار اس دنیا میں خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق بھوک اور پیاس کی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے بدلہ کے طور پر قیامت میں ان کو سیراب کرنے اور انہیں تروتا زنگی رکھنے کا خاص اہتمام ہوگا۔ اور ان کی عزت افزائی کے لئے ایک خاص دروازہ میں سے گذار کر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جس طرح کسی ممتاز سہانہ آمد پر اس کے استقبال کئے لئے خاص گیسٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے روزہ داروں کی اس رنگ میں عزت افزائی فرمائے گا یہ اس مولاکرم کی ذرہ ٹواری ہے۔ کہ وہ خود ہی اپنے بندوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے، کہ وہ ہم کو نفعہ داروں کے گروہ میں شامل فرما کر جنت میں داخل فرمائے۔ اور اپنے بے شمار نعمتوں اور فضول کی بارش ہم پر برسائے اللہ اعین۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واهل بیتہ۔ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

## ولادت

برادر محمد صادق صاحب اونٹنٹ محمد آباد (ٹیٹ ڈسٹرکٹ) کو اللہ تعالیٰ نے بوقت ۶ ہندوؤں دوسرا اولاد عطا فرمائی ہے۔ تمام احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ اور درویشانی قادیان سے عاجزا اور درخواست ہے۔ کہ وہ نیچے کی درازی عمر صحت اور عاقبت دین بخنے کے لئے دعا فرمادیں۔

محمد اسماعیل اسلم دفتر وکیل المال رولہ

## درخواست دعا

حاکم رولہ والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے دائمی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور ان کی حالت زیادہ خراب ہے۔ اور بے ہوشی کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے والدہ صاحبہ کے علاوہ سارے گھر والوں کے لئے بھی بہت پریشانی ہے۔ لہذا احباب جماعت بزرگان سلسلہ ان کی عمت کے لئے دعا فرمائیں۔ کرامت اللہ بنی علیہن صلوات اللہ علیہم اجمعین۔



# تونس کا نیشنلسٹا

# حضرت مولوی غلام نبی حنا مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہم وقت وضع باوجود کمزوری کے اصرار کر کے کسی نہ کسی کے ساتھ جو کچھ ملے مسجد کے کھمبے سے لگا کر لٹا کر پڑھا کر ڈال گا۔ اور حضور کی زیارت ہو جائے گی

سلام کہتے ہیں آقا تبار کرتے۔ اور ہمیشہ خاندان کے لوگوں کو تعین کرتے کہ سلام کو پھیلاؤ۔ گھر سے جاتے اور آتے وقت ضرور سلام کہو۔ جب کوئی باہر سے آئے دلا سلام نہ کہتا تو اسے توجہ دلائے کے لئے خود سلام کہتے۔

ہر کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ موندوں کو درست کرتے جو تیاں تک خود لگاتے۔ زیا کرتے تھے یہ بھی سنت نبوی ہے۔ اس کی بھان کو کپیر لگا کر لی جاتی تھی۔

کوئی کام استخارہ کے بغیر نہ کرتے تھے اور تعین زیا کرتے تھے کہ تم گنگھی بھارت کیا کرو۔ جام کاموں کے لئے کسی لمبے چوڑے استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اللہم استغفر لی۔ یہ چھوٹا سا استخارہ ہے۔ مفید ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا ہی کام میں شان ہو جائے۔ کیونکہ ضرور نہیں ہے کہ استخارہ کا جواب گفت وغیرہ کی ضرورت میں ہے۔ اتنا کافی ہے کہ اس کے دل کو خدا تعالیٰ اپنی مشاغل کے مطابق اپنے کام کی طرت مائل کرھے یا اگر کسی کام سے روکنا ہو۔ تو اس سے طبیعت پھر جائے۔ یہی استخارہ ہے۔

سنے اس کی کو پیدا فرمادیا تھا۔ اس طرح کہ ہمارے خاندان بھائی محمد احمد کو مروی صاحب نے ہی پرورش کیا۔ پڑھایا لکھا۔ آج کل دہلی کے مہینے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے چار بچوں کے باپ ہیں۔ ہماری خاندان زوری محمد صاحب نعیم کی والدہ کی وفات پر ان کی چھوٹی سگی بچی کی ذمہ داری بھی ہمارے خاندان اور خاندان نے اٹھائی۔ خدا تعالیٰ نے اسے بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ پچھلے سال سب سے لڑنے پر ان کی شادی ہوئی اور اپنے گھر آباد ہو گئیں۔ ان کا شادی کے بعد یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے خاندان اور خاندان کی بہت بڑی ذمہ داری سے ایک دوش ہو چکے ہیں۔ اور شادی سے اس میں سبکدوشی کی خوشی نہیں جلد سے جلد تر خدا تعالیٰ کے حضور سے جاری ہے۔

گذر تو پچھلے ہی سے تھے۔ مگر جس دن حضرت میاں عبدالسلام صاحب عمر کی وفات کی خبر سمجھی تو تعالیٰ ہی ہو گئے۔ اپنی والدہ سے بڑھ کر پیار سے استخارہ کے سجدہ کرنے کی اس طرح اچانک وفات ان کے دل پر یہ اثر رکھی۔ تورا لڑتے تھے اس عاجز کے اپنے بھائی کا غم کیسے دیکھا جاتا دل کا درد بڑا جس کے بعد ایک دن کے لئے بے ہوشی حالت نہ سمجھی۔ جب بھی ماموں جان کی بیماری کے یہ دن یاد آتے ہیں۔ تو بے اختیار آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں عجیب کیفیت تھی۔ دورہ ہوا ہے مگر زبان پر خدا نے احمد کی حمد جاری ہے اور کرب سے ڈرانی کرتے ہیں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ددائی نگہ پینے کو تیار نہ تھے کہ تم ڈرانی میں نکل پڑتے ہو میں چاہتا ہوں کہ میری جان ایسی حالت میں نکلے کہ خدا تعالیٰ کا نام میری زبان پر ہو ان کے دم واپس ہی تو وہاں دھتے ماموں زاد بھائی پروردگار ہی کی دوا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ عوارش بھی پوری فرمادی۔ اور آخری لفظ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ "اللہ" تھا۔

آدھار سے خاندان کا سرتاج چل رہا۔ آج گھرانے کے بغیر نہ رہے۔ میں اب بھی مہمل کے مطابق ان کے ناں ہر روز سرب کے بعد جاتا ہوں۔ اور بے اختیار نگاہ اس جاری باقی لڑن اٹھ جاتی ہے۔ جہاں بیٹے ہوئے ایک بزرگ ان سے سلام کا جواب دیا اور نصیحت کے چند فقرے سننے کے لئے میں اتنے

ضروری نہیں کہ عوامی رہنما اچھے حکم بھی ثابت ہوں۔ گذشتہ تیس برس سے تونس کی قوم پرستی کا تذکرہ ملوہ حبیب بو دقیبہ اب وزیر داخلہ کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ ہے کہ کہیں یہ خبر ملی ان کی حیرت پسندی کا خاتمہ تو ثابت نہیں ہوئی۔ فرانسیسی استعمار سے نکل گھانے کے بعد انہوں نے ایک امریکی ممبر کو بڑے ڈسٹائی انداز میں اپنے ملک کے حالات سنائے وہ بڑی دودنی سے فرانسیسی زبان بولتے ہیں۔ اس وقت ان کی کیفیت کچھ اعصابی ہی تھی۔ اس وقت سے جیسے وہ کسی وقت میں بولنا شروع ہو گئے۔

اس امر کی مہم کے قول کے مطابق یہ واقعہ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ لیکن حالات کا انہوں نے جو تجزیہ کیا اور ان کا جو عمل پیش کیا وہ عقول اور انتہائی مناسب تھا۔ اپنی ۵۶ سالہ عمر کے ۲۶ سال انہوں نے عملی سیاست میں بسر کئے ہیں۔ مگر آپ واحد شخص ہیں جنہوں نے سیاسی انتہا پسندیوں سے ہمیشہ گریز کیا ہے

آپ قوم پرست فائدہ میں منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ کا طرز گفتگو بیحد سیرھا کا سا ہے۔ لیکن آپ کا ضبط و تحمل اب بخامی فریگیں کے ضبط و تحمل کی صورت اختیار کرنا چاہا ہے۔

## معتدل حجاج

دنکا گدی رنگ۔ چہرہ بادل۔ جڑھے اور دود سے آتا تھا۔ جہان کی فصاحت اور ان کی دعاؤں سے ہمیشہ کے لئے عزم ہو چکے تاجم و جہتی ضرور ہے کہ اب بھی اس قوم میں ان کی شریک حیات موجود ہے۔ جو ہماری بہتر و معادن ہمدرد اور مشفق ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں تادیر زندہ رکھے اور صحت و دعائیت کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

ایسے بزرگ دعا لہان کی وفات پر جہاں میں یہ دعا مانگی جا ہیے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے قرب عطا فرمائے۔ وہاں یہ دعا بھی مانگی جا ہیے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انہیں انہوں کے ایسے جانشین بھی پیدا فرمائے جو اس کے دے برے عمل سے اجرت اور اسلام کی انہی بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت کر سکیں آمین

ہوت ایسے جو ہر وقت تقریر کرتے۔ نئے نئے بچھن نظر آتے ہیں۔ اگر وہ ایک شخص سے بھی بات کر لے یہ تو ان کے جوش و خروش سے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے جیسے وہ مجمع عام میں تقریر کر رہے ہیں۔

فرانسیسی نوآبادیاتی سامراج کا ذکر کرتے وقت، ایسے تاثرات کے اظہار کے لئے الفاظ کا ایک وسیع ذخیرہ ان کے پاس موجود رہتا ہے جو ان کے جوش و خروش میں بے حد اضافہ کر دیتا ہے۔

سیاسی قید و بند عام طور پر آدمیوں میں بے بسی و ناتوامی کا عنصر پیدا کرتی ہے اور عقیدے کے کئی برس فرانسیسی قیدیوں اور محصوروں میں بسر کئے۔ اس کے باوجود وہ انتہا پسندوں کے حامی نہیں رہتے ہیں کہ فرانسیسی نوآبادیاتی سامراج سے مسلمانوں کی حیثیت سے رہنے کا حق رکھتے ہیں۔

## آبادی و اصلاح

سیاسی اختلافات کی بنا پر قید و بند کر کے صورتیں جھینا آپ کے خاندان کی قابل جزا درایت ہے آپ کے دادا اور چچا کو تراسر کے بے فرانسیسی رغل رغل سے قبل ۱۸۱۸ء میں جیل میں ڈال دیا تھا۔ آپ کے والد بے کی نوج کے ایک انسر تھے۔

گذشتہ زندگی

پورے تیسرا اپنے زمانہ طالب علمی سے ہی سیاسی مزاج کے مالک تھے۔ جب وہ فرانسیسی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے قوم پرست جماعت کسنوٹو کے حق میں مطالبے کئے۔

فرانس میں تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ ۱۹۲۸ء میں ایک فرانسیسی یوسی اور شہر دار رہنے کے ساتھ وہاں تیس برس رہے۔ جہاں آپ کیسے کہ آپ نے قانون کی پیکٹس شروع کی اور سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

۱۹۳۳ء میں آپ اور آپ کے کئی فرانس کے تعلیم یافتہ ساتھیوں نے دستور پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور مشہور نو دستور پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ نو دستور پارٹی کے قیام کے ایک سال بعد ہی آپ کی پہلی بار قید ہوئے۔

(ادھ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹے ہنکاج والے ضرور دیکھیں !

مقصد زندگی  
و  
احکام ربانی  
اسٹی صفحہ کا رسالہ  
کا ڈالنے پر  
مفت  
عبداللہ الدین سکندر آباد دکن

تربیت اور اخلاق کا جو جہاں ہے وہاں ہے تربیت اور اخلاق کا جو جہاں ہے وہاں ہے تربیت اور اخلاق کا جو جہاں ہے وہاں ہے

# نئے دانت بنوانے اور بخیر درد کے ایسی نظر کی عینکوں کے لئے ہماری خدمات اور شریف احمد ندان نزدیکی میں

## ضردی اعلان

صدر انجمن احمدیہ پاکستان دہلہ نے اپنے ریزولوشن میں غم مورخہ ۲۶ مئی میں ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت دفاتر میں کلرک کی ملازمت کے خواہشمند امیدواران کا امتحان لیا کرے گا۔ کلرکوں کے انتقال ملازمت کے لئے اس امتحان کا پاس کرنا ضروری شرط ہے۔ اس کمیشن کے مندرجہ ذیل ممبران مقرر کئے گئے ہیں۔

- ۱۔ میاں غلام محمد صاحب اختیاری (صدر)
  - ۲۔ میاں عبدالحق صاحب الہدیہ (سیکرٹری)
  - ۳۔ شیخ محمد احمد صاحب منظر ایجوکیشن لائٹ پور (ممبر)
  - ۴۔ چوہدری اسد اللہ صاحب بیرسٹری لائٹ پور (ممبر)
- (ناظر اعلیٰ)

## صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### کتاب کی اشاعت کا انتظام

ان مکتوبہ میاں غلام محمد صاحب اختیاری نے نانی اس سال مجلس مشورت میں نمائندگان جماعت احمدیہ کے الحاح کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا مکمل سیٹ شائع ہونا نہایت ضروری ہے حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور نمائندگان جماعت سے عرض کیا تھا کہ صدر انجمن احمدیہ انشاء اللہ اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا مکمل سیٹ شائع کر دے گی۔ نمائندگان جماعت میں اس امر کا احساس ہونا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابیں شائع ہوں نہایت مبارک امر ہے اور اس محنت کا ثبوت ہے جو جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ہے اور اس عشق کی ایک جھلک ہے جو جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے میان فرمودہ حقائق و معارف سے ہے۔ اور اس علمی اور ادبی نظر سے جو نمائندگان جماعت میں پایا جاتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ پایا جاتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ نے اپنے وعدہ کے ابقاء کے لئے ضروری کے معا بعد کوشش شروع کر دی تھی اور یہ عزم کر لیا ہے کہ اس سال حضرت اقدس کی کتاب کا مکمل سیٹ احباب جماعت کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔ چنانچہ چند خوشنویسوں کی خدمات حضرت اقدس کی کتابوں کی کثرت کے لئے حاصل کر لی ہیں اور اس وقت تک حضرت اقدس کی باقی کتب میں صیغہ تالیف و تصنیف صورتیں احمدیہ کے ذمہ اہتمام طبع ہر رہی ہیں اور بعض دیگر کتب کی کتابت بھی ہو رہی ہے۔

لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب تک جماعت کا تعاون ہی اور ایسی سلسلہ میں جماعت کے صرف اسی تعاون کی ضرورت ہے کہ جو تب طبع ہو کر شائع ہوں جماعت کے بڑھنے اور لکھنے والے احباب انہیں خود خرید کر لیں اور کثرت سے ان کی اشاعت کریں اور ان علوم سے اپنے دوسرے احباب کو بھی بہرہ ور کرنے کی کوشش کریں جو اس زمانہ خلیفۃ المسیح سے نازل ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بہت محنتوں سے سرامیہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شائع ہو سکتی ہیں۔

لیکن اگر جماعت کے خزانہ احباب شائع ہونے والی کتاب کو خدا بخیر استہما ہاتھوں ہاتھ نہ لیں اور غیر جانبداری کے کام لیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ حضرت اقدس کی کتاب کی اشاعت کے لئے جہاں ایک طرف بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ وہاں دوسری طرف ہوگا کہ ہمیں جماعت کا سرمایہ ہی جماعت کی بے توجہی سے ضائع نہ ہجائے۔ کیونکہ کاغذ اور خصوصاً طبع شدہ کاغذ زیادہ دیر تک حراست رہا اور کتبوں کے کپڑے کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ کتب جو کتب خانوں کی اماںوں اور صندوقوں کی زینت بنی رہتی ہیں اور حضرت سے دنیا میں شائع نہیں ہوتیں دنیا کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔

لہذا ضروری ہے کہ نمائندگان مجلس شوریہ ۱۹۵۶ء بھی اپنی ذمہ داری کا خیال رکھتے ہوئے اس امر کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور جو دست حضرت اقدس کی کتاب کو طبع کئے ہیں انہیں ضرور اس بیک کام میں شریک کریں اور مجلس اطلاع دیں کہ وہ ہماری طرف سے شائع کردہ کتاب کی کس قدر کامیابی خریداری کے تمام کی رفتار کو تیز کیا جا سکے۔ جہاں طاعت کتب ہمارا ذمہ ہوگا۔ وہاں ان کی خریداری کی ذمہ داری ممبران مجلس شوریہ کی خصوصاً اور جماعت کی عموماً ہوگی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام میں بھی وہ طریق رائج تھا کہ حضور کے محبت آپ سے درخواست کرتے تھے کہ حضور کی جو کتاب طبع ہو اس کی اس قدر کامیابی طبع ہوتے ہی ان کو بدرجہ اولیٰ پارسل ارسال کر دی جاتی تھی۔

اگر اب بھی ہمارے تمام احمدی احباب یہ طریق اختیار کریں۔ تو بجز نہ ہوگا کہ چند ماہ کے اندر ہر دست حضرت اقدس کی کتاب کا مکمل سیٹ شائع ہو جائے اور وہ علوم اور نفعات جو باوجود ظاہر ہوا ہے کے لوگوں کے نظروں سے دو چل جائیں گے۔ (پھر اپنی دم)

## نماز تراویح میں ختم القرآن

(بقیہ صفحہ ۱)

غلبۃ اسلام اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت کا اور دروادی عمر کے لئے نہایت ختوج و خضوع اور درود و نوح سے دعا میں کی گئیں۔

نماز کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے نظارت رشدد و اصلاح اور تمام احباب کی طرف سے مکرم حافظ صاحب کو ختم قرآن پر مبارکباد پیش کی اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے رمضان کے مبارک ایام میں پورے انتظام سے احباب کو قرآن مجید سنایا۔ بعدہ تمام احباب نے ذرا ذرا بھی حافظ صاحب سے مصافحہ کر کے ان کو مبارکباد دی۔

مکرم حافظ صاحب سحری سے قبل احمد نگر میں بھی نماز تراویح پڑھا ہے تھے کل رات آپ نے وہاں بھی قرآن مجید ختم کیا اور اس طرح آپ کو اس سال دو مرتبہ قرآن مجید ختم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۴۔ نماز کے سرحدی علاقہ میں عرب کوفوں پر فائز تک کر دی ہیں سے ایک کن ہاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔ یہ کن خدمت ادا سے سوگرا اور ہر جہت رہے تھے۔ ہاک ہونے والے کن کے سینہ پر لیکن کانشان بھی پایا گیا ہے

۵۔ پوری آب و تاب اور شان و شوکت سے دنیا میں جلوہ گر ہوں گے۔ بلکہ شیدا سے جو ان تاب دین توت شود پیدا بہار و رونق اندر روضہ ملت شہر و پید

## امیر شولڈنے رپورٹ پیش کر دی

نیویارک ۱۳ مئی۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ڈاک امیر شولڈنے شرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کر دی ہے۔ آپ نے کہا کہ شرق وسطیٰ میں قائم کرنے کے سلسلے میں جو کچھ ہوا ہے وہ نئی بار اور تیزی سے کا پیش حیثیت ثابت ہوگا۔ اسرائیل فائز تک سے ایک حرب ہلاک قاہرہ لاریج۔ مصری فوج کے ایک تاجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیل کے ایک گشتی دستہ نے آج ۲

## اعلان

مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۵۶ء بروز جمعرات خاکار کے مبلغ پچیس روپے کم ہر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں۔ تو ذیل کے پتہ پر پہنچا دیں۔ ایسے صاحب کی خدمت میں دس روپے بطور نفع پیش کئے جائیں گے۔ عبدالسلام کارکن مجتہدہ امام اللہ مرکزہ دیوبند کے مسائل دہلہ

دسمبر نمبر اپریل ۱۹۵۶ء

## قصر خدیو

جملہ شکایات کمزوری، ضعف دل و دماغ، دل کی دھڑکن، پیشاب کی کثرت عام جسمانی کمزوری، صحت کا پتہ نام نہاں اور خواگول بازار دہلہ اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالیٰ یقینی، زود اثر اور مستقل علاج